دعوات حق

ضبط وترتیب: ادارۃ الحق

غیر مطبوعہ خطبات

دین کی جامعیّت

اسلام ہر شعبۂ زندگی میں انقلاب چاہتا ہے

ارشادات
حضرت
شیخ الحدیث
مولانا
عبدالحق
مدظلہٗ

خطبۂ عیدالاضحیٰ۔ عیدگاہ اکوڑہ خٹک۔ حاضرین تقریباً ۱۵ ہزار
(۱۰ ذی الحجہ ۱۳۹۷ھ)

(خطبۂ مسنونہ کے بعد) الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مانقصت صدقۃ من مال ومازاد اللہ عبداً بعفوٍ
الاعزاً وما تواضع احدٌ للہ الارفعہ اللہ او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

محترم بزرگو! میری آواز سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں، قلب کی کمزوری اور عام ضعف کی وجہ سے بھی، پھر قابلیت و اہلیت بھی ایسی نہیں کہ آپ کے سامنے بیان کرسکوں، البتہ ایک آیت کریمہ اور ایک حدیث تبرکاً پیش کر دی ہیں۔

دین کی جامعیت | الیوم اکملت لکم دینکم۔ الآیۃ۔ انبیاء کی بعثت کا سلسلہ حضرت آدمؑ سے شروع ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کمال تک پہنچ گیا، جیسا کہ یہ سورج طلوع ہوا ہے، تو ستارے اپنی اپنی جگہ قائم ہیں۔ مگر ان کی روشنی ماند ہو چکی ہے۔ چراغ جلادو، لالٹین جلادو، بجلی جلادو۔ مگر دن کو روشنی نہیں کر سکتے رات کو کر سکتے ہیں، دن کو ضرورت ہی نہیں رہی ایسا ہی سمجھ لیں کہ دین کو خدا نے کمال تک پہنچانا تھا، اس دین میں عبادات بھی موجود ہیں، اس دین میں معاشرت بھی ہے۔ اس میں معاشیات بھی موجود ہیں۔ اس دین میں حکومت کرنے کا طریقہ بھی ہے۔ اور رعایا پروری کا بھی۔ رعیت پر سلطان کا کیا حق ہے یہ بھی ذکر ہے۔ والد کا بیٹے پر کیا حق ہے، بیٹے کا والد پر کیا حق ہے۔ بیوی کا شوہر پر کیا حق ہے۔ اور شوہر کے بیوی پر کیا حقوق ہیں۔ الحمدللہ آج مسلمانوں کو اتنا ربط اور تعلق تو ہے۔ کہ کبھی عید یا جمعہ کے موقع پر مسجد میں جمع ہو

جاتے ہیں۔ عبادات کا ایک حصہ روزہ یا حج یا نماز۔ اس تھوڑے حصہ پر عمل کچھ نہ کچھ تو مسلمانوں میں ہے مگر دیکھئے صرف عبادات مکمل دین نہیں۔ مکمل دین اس وقت ہوگا کہ معاشرہ بھی ہمارا اسلام کے مطابق ہو جائے۔ شادی، خوشی، موت، غم، صنعت، تجارت، حرفت، معیشت سب قانون شرع کے ماتحت ہو جائیں تب دین آئے گا۔

دین مخدوم اور دنیا خادم | اور میرے بھائیو! جب دین ایک مرتبہ آجائے کسی جگہ پہ وہاں دنیا بھی آ جاتی ہے، دین مخدوم ہے اور دنیا خادم ہے۔ دیکھئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، آپؐ ایک دن مسجد میں تشریف لائے ایک ہاتھ میں ابوبکر صدیقؓ کا ہاتھ ہے، دوسرے میں حضرت عمرؓ کا ہاتھ ہے اور فرمایا یہ دست بدست جیسے میرے ساتھ مسجد میں آئے ہیں ایسے ہی جنت میں بھی میرے ساتھ ہونگے حدیث میں ہے، ابوبکرؓ فی الجنۃ۔ عمرؓ فی الجنۃ۔ عثمانؓ فی الجنۃ۔ علیؓ فی الجنۃ۔ اور وہ ۱۵ سو صحابہؓ جنہوں نے بیعت رضوان کیا تھا، تو اللہ نے ان کے بارہ میں اعلان فرمایا کہ: لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ الآیۃ رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔ اللہ ان صحابہؓ سے راضی ہے اور صحابہؓ تو خود اللہ سے خوش اور راضی ہیں، دین بھی آگیا اور دنیا بھی آگئی۔

نصرت دین کی برکات | جس جگہ پر دین موجود ہوگا اور لوگوں میں نصرت دین کا مادہ ہوگا، صرف انسان نہیں پانی اور ہوا بھی اس کے مسخر ہو جاتے ہیں۔ عناصر اربعہ اس کے مسخر ہو جاتے ہیں، دین آیا تو دنیا بھی آئی دین آجائے تو قیصر وکسریٰ کا تخت وتاج قدموں میں ہوگا اور اگر دین پر عمل کیا تو یہ زمین اور یہ بادل اور یہ دریا یہ بھی مسخر ہوں گے اپنے طور پہ نہیں کہہ رہا، آپ کو معلوم ہے کہ مصر فتح ہوا تو دریائے نیل سال میں ایک بار خشک ہو جاتا پانی اتر جاتا کہ کھیت سیراب نہ ہو سکتے۔ تو لوگوں کی یہ رسم تھی کہ ایک جوان لڑکی کو شادی کا لباس پہنا دیتے، ایک جلوس کی شکل میں اسے لاکر ایک خونی گرداب پانی کی گہرائی میں اتار دیتے تو دریا جوش میں آجاتا۔

مسلمانوں کی حکومت آئی حضرت عمرو بن العاصؓ کو اس رسم کا علم ہوا۔ تو آپ نے حکم دیا کہ یہ رسم روک دو۔ میں امیر المومنین سے دریافت کروں گا کہ اسلام میں اسکی گنجائش ہے۔؟

رسومات جاہلیت | بھائیو! آج کے دن حضور اقدسؐ نے عرفات میں اعلان فرما دیا تھا کہ جاہلیت کی تمام رسومات اور طریقے میرے قدموں کے نیچے پامال ہو گئے ہیں میں نے انہیں کچل دیا ہے۔ آج ہمارے محلہ کی رسومات ہیں، علاقائی رسومات ہیں، پشتون قوم کی رسومات ہیں۔ یہ ساری رسومات جو جاہلیت کی ہیں ناروا ہیں۔ اسلام سے فیصلہ مانگو گے جنہیں حضورؐ نے پاؤں میں کچل دینے کا اعلان فرمایا۔ یہاں تک

کہ فرمایا حضورؐ نے کہ اے مسلمانو ! ایک دوسرے سے قتل مقاتلے کے انتقام اور بدلے سارے آج سے معاف ، خواہ جاہلیت کے دور میں ہوئے یا اسلام کی آمد کے بعد ۔ جاہلیت کے انتقامی طریقے کہ ایک کے قتل کا بدلہ دوسرے سے اور کئی کئی نسلوں تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے ۔ اسے اسلام نے ختم کرا دیا ہے ۔ فرمایا : الا لا یجنی جان علی ولدہ - یاد رکھو کہ اگر والد مجرم ہے تو بیٹا نہیں پکڑا جائے گا ، باپ نے قتل کیا تو اس کے بیٹے کے پیچھے پستول نہیں اٹھائے پھرو گے ۔ اور اگر بیٹے نے جرم کر دیا تو بوڑھا والد گنہگار نہیں کہ اسے قتل کر دو ۔ قاتل باپ کے معصوم بچے کو راستہ میں پکڑ کر قتل کر لیا ، اور فخر کیا کہ بدلہ لے لیا ہے ؟ یہ بدلہ نہیں یہ ظلم ہے یہ جاہلیت کی باتیں ہیں ۔

گھر سے اصلاح | رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ سب سے اوّل میں اپنے گھر سے اصلاح شروع کرتا ہوں حضورؐ کے خاندان میں بنو ہاشم میں ربیعۃ بن الحارث کے خون کا بدلہ باقی تھا ، فرمایا میں نے اسے معاف کر دیا ۔ اور جب واعظ اور مبلغ خود عمل شروع کر دے تب اور بھی عمل کریں گے ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندان اپنے بنو اعمام کا خون معاف کر دیا تو ایک لاکھ سے زیادہ صحابہؓ اور حاضرین نے بھی معاف کرنے کا اعلان کر دیا ۔ پھر والد کا قاتل بیٹے کا قاتل شانہ بشانہ چلتا رہا - ابوجہل کو آپ جانتے ہیں ، بدر میں مردار ہوا اور مسلمانوں کے ہاتھوں ۔ مگر اس کا بیٹا حضرت عکرمہؓ مسلمان ہوتے ہیں تو نمازوں میں صحابہؓ کے شانہ بشانہ شریک ہیں جہاد میں صحابہؓ کے شانہ بشانہ چل رہے ہیں ۔ پھر یہ نہیں کہ یہ پشتون والی کے خلاف ہے ، میرے خیال میں پشتون والی اور جہنم والی مترادف ہیں ، کچھ مناسبت تو ہے ان میں ، یہ ہم پٹھان ہیں ۔ ؟ فلاں نے ہمیں گالی دی ، اس نے مجھے اونچا دیکھا ۔ ؟ کیا میں اب اتنا بے غیرت ہو جاؤں کہ بدلہ لئے بغیر مونچھ اونچے رکھوں گا ۔ ؟ نہیں میں بدلہ لوں گا ۔ تو کہئے کیا یہ اسلام ہے یا یہ جہنمیت ہے ۔ اور بدلہ بھی مجرم اور قاتل سے نہیں بلکہ اس کے خاندان سے ۔

سود کی تباہ کاری | حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر اعلان فرماتے ہیں کہ سود حرام ہے ۔ یمحق اللہ الربا ویربی الصدقات ۔ (سورہ ۲ آیت : ۲۷۶) دیکھئے سود خور مٹتا ہے ۵ سال دس سال اس کے باغات بنگلے اور جائداد کی رونق روبہ ترقی رہتی ہے ۔ اللہ حلیم ہے جلدی گردن نہیں دبوچتے اس کے سامنے سزا کے لئے قبر ہے ، دوزخ ہے ، قیامت ہے ۔ پھر اس دنیا میں بھی کچھ نہ کچھ سزا مل کر رہتی ہے ۔ تو سود خواروں کو دیکھا ہے کہ خود تو کچھ عرصہ مزے اڑا لیتا ہے پھر بڑھاپے میں دربدر پھرتا رہتا ہے ۔ اس کی اولاد اور پوتے پڑپوتے در در کی بھیک مانگتے پھرتے ہیں ۔ برطانیہ کی سلطنت میں سورج نہیں غروب ہوتا تھا ۔ آج برطانیہ ایک جزیرہ میں بند ہو گیا ۔ یمحق اللہ الربوا ۔ سود کو خدا مٹا کر چھوڑتا ہے ۔

صدقات کی برکات | ویُربی الصدقات، صدقات کو خدا بڑھاتا ہے، آج جو اپنی اپنی ہمت کے مطابق قربانی کے جانور خریدے ہیں کسی نے دوسو روپے کا کسی نے پانچ سو روپے کا، تو حضورؐ نے فرمایا کہ جس نے قربانی کی اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ دیں گے، اسے اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے۔ قربانی جس نے اللہ کی رضا کے لئے کی وہ کل پرسوں دیکھے کہ اس کے جیب بھر گئے ہیں یا نہیں، اوّل تو یہ دنیا دارالجزاء ہے نہیں، لیکن ہمارے جیسے ضعفاء اور کمزوروں پر اللہ رحم فرماتے ہیں اور دنیا میں بھی ثمرات دکھلاتا ہے۔ تو حضورؐ نے اعلان کیا کہ ایک دوسرے سے سود نہیں لوگے نہ قرض پر منافع لوگے۔ آج یار لوگ اسے منافع کا نام دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سود کو چھوڑ دینا آسان کام نہیں بڑا مشکل کام ہے۔ یہ ہم اسمبلی میں تھے تو سود کے خاتمہ کے بارہ میں بل پیش کر دیا، اکثریت کیوجہ سے رد ہو گیا۔ اور جو قوم سود کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا اس قوم کے ساتھ اعلانِ جنگ ہے۔ فأذنوا بحرب من اللّٰہ۔ الآیۃ یہ یورپ آج تباہ ہے، اس قوم کی ظاہری نمائش کو نہ دیکھیں، اس سے دھوکہ نہ کھائیں۔

تجدید عہد | آج کے دن کیلئے یہ اعلان بھی اخبارات میں آپ نے پڑھ لیا ہے کہ ہم ان سب باتوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ تجدید عہد کریں۔ جو ہم نے پہلے بھی کیا تھا کہ ہم پاکستان اس لئے مانگتے تھے کہ وہ اسلامی حکومت کا ایک نمونہ ہوگا۔ اور ہم یورپ کو بتلا سکیں گے۔ کہ اسلامی نظام ایسا ہوتا ہے، ایسا آرام و اطمینان ہوتا ہے، ہم ایسا معاشرہ قیام پاکستان کے وقت مانگ رہے تھے۔ جہاں بھوکا نہ ہو جہاں ننگا نہ ہو جہاں پیاسا نہ ہو۔ جہاں زنا نہ ہو جہاں فحش نہ ہو جہاں برائیاں نہ ہوں جہاں جوا نہ ہو، وہ سب کام جو جان و مال کے لئے نقصان دہ ہوں وہ نہیں ہونے دیں گے۔ پاکستان نہ ہوتا تب بھی ہم نماز روزہ ادا کر سکتے تھے، ہندو اور انگریز ہمیں نماز سے نہیں روکتا تھا، کلمہ طیبہ پڑھنے سے نہیں روکتے تھے حج سے بھی اور اب بھی نہیں روک رہے ہے، پاکستان اس لئے مانگا تھا کہ اس میں اسلامی معاشرہ قائم کر کے دنیا کو ایک نمونہ دکھا سکیں گے کہ اس معاشرہ میں کتنی عافیت اور سہولت ہے۔ معاشرہ کی تفصیلات بیان کرنے کا وقت نہیں، البتہ وہاں روٹی کپڑے مکان کا کوئی محتاج نہیں رہے گا، کیا ایسی سلطنت ہو سکتی ہے۔؟ ہاں حضرت عمرؓ خلیفہ ہیں حضرت عثمانؓ خلیفۃ المسلمین ہیں۔ یہ کابل تک حضرت عثمان کے عہد میں اسلامی فتوحات پہنچیں تو ان کے دور میں پیدا ہوتے ہی معصوم بچوں کی تنخواہ اور وظیفہ مقرر کر دیا۔ کہئے اب اسلام جہاں آیا معاشرہ جہاں کا بہتر ہوا وہاں پریشانی اور حاجتمندی باقی رہ سکتی ہے، آج ہم یہاں عید گاہ میں ۳۰ سال قبل کے عہد و میثاق پہ غور کر لیں کہ پاکستان کا معنیٰ کیا ہے۔ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ پورا کلمہ پڑھ لیا کریں کہ پاکستان کا معنیٰ یہ ہے کہ یہاں سب کچھ

خدا اور اس کے رسول کی مرضی پر ہوگا۔ آج میں اس عیدگاہ میں پھر اقرار کرتا ہوں کہ میرا چلنا پھرنا تجارت و معیشت سب کچھ اسلام کے ماتحت ہوگا، یہ تجدید کرنا اور کرانا تو کام ہی ہے مسلمانوں کا تو آج بھی اس کی تجدید ہونی چاہئے۔

الغرض حضورؐ نے سود کی حرمت کا اعلان کر دیا تو ساتھ عملاً حضرت عباسؓ اپنے چچا کے بارہ میں اعلان کر دیا کہ اس کا سود بھی اور اصل سرمایہ بھی سوختہ ہوگیا ہے۔ فرض کیجئے کہ ۵ کروڑ روپے ہوں ۵ لاکھ روپے ہوں وہ سب سوختہ کر دئے گئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی حرمت کا اعلان کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ملک میں بھی اقتصادیات کا ایسا نظام لے آئے جو سود سے خالی ہو۔ کوششیں جاری ہیں چونکہ دنیا بھر میں ایک سمندر سودی نظام کا بہہ رہا ہے اس لئے اس نظام سے ہٹنا کچھ مشکل لگ رہا ہے، ورنہ اللہ کی مدد ہو اور عزم ہو تو مشکل نہیں۔

دین ہر شعبۂ زندگی پر حاوی | تو اللہ نے اعلان فرمادیا: الیوم اکملت لکم دینکم۔ الآیۃ۔ اور دین صرف نماز کا نام نہیں وہ بھی دین ہے جس نے نماز پڑھ لی اس کے لئے روشنی بھی ہوگی، حجۃ بھی ہوگا اور برہان بھی اور جس نے نماز چھوڑ دی ہو اسکو نہ روشنی ہوگی نہ دلیل اور برہان اس کے پاس ہوگا۔ وہ فرعون و ہامان قارون اور ابی ابن خلف کے ساتھیوں میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین۔ نماز تو ضروری اور لازمی چیز ہے لیکن صرف اس نماز سے چھوٹ نہیں سکتے کہ مسجد سے نکلے تو تکبر شروع کیا ایک دوسرے کے دست و گریبان ہوگئے قتل و قتال ہونے لگا۔ یہ دین نہیں دین پر یہ عمل نہیں

عند اللہ معیارِ قبولیت | حضورؐ حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرماتے ہیں کہ اے لوگو! تم سب بنو آدم ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے وجعلناکم شعوبًا وقبائل۔ قبیلے اور خاندان اس لئے پیدا کئے کہ معاملات و معاشرت میں ایک دوسرے کی جان پہچان قائم رکھی جاسکے۔ اللہ تعالیٰ دولت کے قدردان نہیں نہ وہ شکل و صورت کی قدر کرتے ہیں نہ حکومتوں اور خزانوں کے قدر کرتے خدائے پاک تقویٰ کی قدر فرماتے ہیں۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ تم میں سے مکرم اور محترم وہ ہیں جو تم میں سے اللہ سے زیادہ ڈرنے والے ہوں جو جتنا زیادہ متقی ہے، پرہیزگار ہے وہ اللہ کے نزدیک معزز و مکرم ہے۔ ابولہب کیسے خاندان سے ہیں مگر نماز میں پڑھتے ہو کہ تبت یدا ابی لھب۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوجائیں، وجہ کیا تھی ایمان اور تقویٰ نہیں تھا، رنگ اچھا تھا شکل اچھی تھی دولت بھی تھی عزت بھی مگر تقویٰ نہیں تھا اور حضرت بلال کا چہرہ انور حبشی سیاہ ہونٹ ناک بھی حبشیوں جیسی مگر امیر المومنین حضرت عمرؓ جن سے قیصر و کسریٰ کانپتے تھے وہ فرماتے تھے کہ ابوبکر سیدنا واعتق سیدنا۔ کہ ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار (حضرت بلالؓ)

کو آزاد فرما چکے ہیں۔ حضرت عمرؓ حضرت بلالؓ کو سید کہتے ہیں، وجہ یہی تقویٰ اور ایمان کی فضیلت تھی یہ آج جو ہم حضرت ابراہیم کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ تو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کے ہاتھ میں فوج نہ تھی دولت نہ تھی مگر آج ہم جان کی قربانی دے رہے ہیں اور ان کی سنت کو زندہ رکھنے کے لئے جان کے بدلے جانوروں کی قربانی دے رہے ہیں، اگر خدا نے جان کی قربانی سے روکا نہ ہوتا تو آج ہم جان پیش کرتے یہ عزت کس بات کی ہے؟ یہ تقویٰ کی عزت ہے۔ ولِلّٰہ العزّۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لایعلمون۔ (سورہ ۶۳، آیت ۸) عزت اللہ اور رسول اور مومنوں کی ہے۔ منافق اس حقیقت کو نہیں سمجھتے ان کی نظر ظاہری باتوں پر ہوتی ہے ـــــ فرمایا اے مسلمانو! تم ایک دوسرے کو معاف کرتے رہو۔

حرمت بنی آدم | تمہارے اموال تمہارے خون اور جان و عزت ایک دوسرے پر ایسے محترم اور حرام ہیں جیسے آج کے دن آج کا مہینہ اور یہ مقام مقدس ہے۔ فرماتے ہیں کہ مسلمان کا خون مسلمان کا مال اور مسلمان کی آبرو جان اور عزت یہ تم سب پر ایسے واجب الاحترام ہیں ایسے عزتمند ہیں ایسے محترم ہیں جیسے یہ سب چیزیں مقدس ہیں، ایک روایت میں حضرت ابن عمر کا اور ایک روایت میں حضور اقدسؐ کے بارہ میں آتا ہے کہ آپ نے خانہ کعبہ کو دیکھ کر فرمایا اے خانہ کعبہ تم بلاشبہ بے حد محترم ہو مبارک ہو مقدس ہو مگر ایک مومن کی حرمت تم سے بھی بڑھ کر ہے کسی نے ایک مسلمان کو تباہ کر دیا گویا اس نے خانہ کعبہ کو آسمان اور زمین سب کچھ کو تباہ کر دیا۔

تو بھائیو! کسی نے عبادات پر نماز پر عمل کیا تو عبادت ادا ہو گئی، مگر آپ کا معاشرہ کیسا ہو گا۔؟ ایسا نہیں کہ تلوار چھری اور بندوق اٹھائے مسلمانوں کو قتل کرتے پھرو گے۔

اسلامی معاشرہ | جبرئیل علیہ السلام حضورؐ کے پاس آکر فرماتے ہیں: صل من قطعک۔ ایک شخص آج تم پر سلام کہہ دے اور تم اس سے منہ پھیر لو تو یہ اسلام نہیں جو تم سے کاٹتا ہے تم اس سے جوڑو گے اس نے تجھے کسی موقع پر یاد نہیں کیا مگر تم اسے یاد کر لو وہ تیری دعوت اور خوشی وغمی میں شریک نہیں ہوا مگر تم اسے یاد کر لو شریک ہو جاؤ۔ صل من قطعک۔ جو تم سے قطع صلہ رحمی کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو۔ واعف عمن ظلمک۔ جو تم پر ظلم کرے زیادتی کرے تم اس سے درگذر کرو۔ اسے معاف کرو۔ بدلہ انتقام کے پیچھے مت پڑو۔

حضورؐ کا دشمنوں سے حسن سلوک | رسول اللہؐ نے ۲۱ سال بعد بیت اللہ پر مکہ معظمہ پر اور جزیرۃ العرب پر حکومت آئی سب مخالف قیدیوں کی شکل میں سر جھکائے بیٹھے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اب حضورؐ ہماری گردنیں

کاٹ دینے کا حکم دیں گے۔ مگر رسول اللہؐ نے اٹھ کر فرمایا: انتم الطلقاء۔ تم سب آزاد ہو جو راستہ اپنانا چاہو اپنا لو جو مذہب اختیار کرنا چاہو اختیار کرو میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا۔ دیکھیئے یہ تھا واعف عمن ظلمك ۔ یہ تو قریش تھے جن سے معافی کا معاملہ فرمایا۔

اور ابوجہل کو جانتے ہو وہ تو سب سے بڑھ کر آپ کا دشمن تھا اسے ہر موقع پر آپ کو ایذاء رسانی کی فکر رہتی، ایک دفعہ حضورؐ کو قتل کرنے کیلئے اُسے یہ سوجھی کہ گھر بلاکر آپ کو قتل کردیا جائے یہ اُسے معلوم تھا کہ حضورؐ کسی بھی شخص کی تیمارداری اور بیمار پرسی ضرور فرماتے ہیں تو جھوٹا بہانہ اپنی بیماری کا بنالیا، بستر پہ دراز ہوگیا اور راستہ ہی میں ایک گڑھا کھود دیا اوپر سے چٹائی اور گھاس وغیرہ سے اسے ڈھانپ دیا الیقین تھا کہ حضورؐ میری بیماری کا سن کر عیادت کے لئے تشریف لائیں گے۔ باہر اپنی بیماری کی شہرت کرادی کہ حضورؐ آجائیں، چنانچہ ایسا ہی ہوا حضور اقدسؐ مکہ معظمہ میں ابوجہل کی عیادت کرنے آتے ہیں۔ دروازہ میں داخل ہوئے تو حضرت جبرائیل نے ابوجہل کی سازش کی اطلاع دیدی، کہ بستر کی راہ میں اس نے گڑھے کو ڈھانپ دیا ہے کہ آپ اس میں گر پڑیں اور اوپر سے یہ پتھر مار دے، تو جب حضور اقدسؐ واپس ہونے لگے ادھر ابوجہل سمجھ گیا اور گھبرا کر اٹھا کہ ہاتھ آیا ہوا شکار اب ہاتھ سے بچ کر جا رہا ہے۔ اکیلے میرے گھر پر آتے ہیں گڑھے کے قریب ہیں اس موقع کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ اب دوڑ کر دروازہ بند کرنے لگا کہ آپ کو گھیر لیا جائے اسی جلدی میں خود اپنے ہی کنوئیں میں گر پڑے، چاہ را چاہ در پیش، خود گڑھے میں پھنس گیا، اب حضور اقدسؐ کو جب محسوس ہوا کہ ابوجہل گر پڑا ہے۔ تو واپس ہوگئے —— کوئی دوسرا ہوتا تو بھاری پتھر اٹھا کر اُس پر دے مارتا کہ یہ تو میرے مارنے کے درپے تھا مگر حضور اقدس نے یہ کیا کہ اپنی پگڑی اور چادر مبارک باندھ کر کنوئیں میں لٹکادی۔ کہ اسے پکڑلو کہ کھینچ کر نکال دوں۔ اُسے نکال دیا تو پھر اسکی تیمارداری فرمانے لگے کہ سر پہ پاؤں پر تو چوٹ نہیں لگی۔ یہ تھا عملی نمونہ صل من قطعك کا کہ جو تم سے دشمنی کرے تم پر ظلم کرے تم دشمنی مت کرو ظلم مت کرو جیسا کہ حضورؐ نے کہا: واحسن الی من اساء الیك ۔کسی نے تیرے سے برا کیا اب تمہارے ہاتھ میں حکومت آگئی تجارت آگئی طاقت آگئی تو یہ مت کرنا کہ اس سے فلاں فلاں اوقات کے سلوک بد کا بدلہ لینے لگ جاؤ۔ یہ تو ایسا ہے کہ کوئی کتا کسی کو کاٹ کھائے تو وہ انسان بھی کتے کو کاٹنے کے درپے ہو جائے، ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ بُرے کے مقابلہ میں اچھا کرو۔

بہر تقدیر یہ دو چار جملے اس خطبۂ مبارک کے بیان کر دئیے، ایک تو یہ کہ اے لوگو! تم سب ایک والد کی اولاد ہو ذات اور نسب پر فخر مت کرو۔ اور خدا کے نزدیک حضرت بلالؓ کی حیثیت ابوجہل اور ابولہب سے بہت بڑھ کر ہے۔ اس لئے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان ایام کے احترام کی طرح ایک دوسرے کے جان ومال، عزت و آبرو کا سارا سال احترام کرو گے۔

تیسری بات یہ کہ حضورؐ نے فرمایا جو بھی باپ عزت دار ہوگا معزز ہوگا تو اولاد کی برائیوں سے رسوائیوں سے اسے ضرور تکلیف ہوتی ہے۔ والد بزرگ ہیں اور بیٹا جواباز قاتل اور مجرم ہے۔ پولیس اس کے درپے رہتی ہے، تو باپ ذلت محسوس کرتا ہے۔

تو حضورؐ کی جو شفقت ومحبت ہے ہمارے ساتھ ہزار باپ اور ماں کی شفقت ومحبت اس پر قربان ہوجائے وہ ہمارے روحانی والدین تو وہ فرماتے ہیں کہ اے قوم اے میری امت ایک بات کا خیال رہے کہ میدان محشر میں ساری اقوام جمع ہوں گی، ہر شخص کی گردن پر اعمال کا پلندہ ہوگا، ایسا نہ ہو کہ لوگوں کی گردن پر حج روزے زکوٰۃ نماز اور عبادات کی گٹھریاں ہوں اور تم میری امت، ہو کر کسی کا پرایا ہوا اونٹ کسی کی چرائی ہوئی بکری اور زمین سر پر لادے پھرو۔

صرف دنیا کی زندگی زندگی نہیں آخرت کی زندگی کے لئے لوگ آخرت کے اعمال لائیں گے ایسا نہ ہو کہ تمہارے ساتھ کچھ نہ ہو صرف دنیا کے اعمال ہوں۔ بہر تقدیر مختصر وقت ہے آپ کا عزیز وقت لیا۔ اب ہم عہد کرتے ہیں کہ انشاء اللہ ہم پورے اور مکمل اسلام کی پیروی کریں گے۔ اور ہماری زندگی معیشت تجارت سیاست تمدن ہماری موت زندگی سب رسم ورواج شریعت کے ماتحت ہوں گے قرآن کی پیروی کریں گے۔ رسول اللہ کی پیروی کریں گے۔ ایسا کرلیا تو جیسا کہ حضرت عمرؓ کے دریائے نیل میں خط ڈال دینے سے وہ تعمیل حکم کرنے لگ گیا اور آج تک جاری ہے تو انشاء اللہ اسی طرح کائنات پر آپ کی بات بھی چلے گی اور دنیا خدا تمہاری تابع کر دے گا۔ ورنہ اگر وہی رواجی اور رسمی اسلام ہی رہا تو پھر ہمارے لئے اعلان یہ ہے کہ وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم۔ تم نے روگردانی کرلی، تو تمہاری جگہ کوئی اور آجائے گا۔ اور سچ کہتے ایمان سے کہ اس پاکستان میں اس ۲۰ سال کے عرصہ میں کتنی کرسیاں الٹ دی گئیں، کیسے کیسے انقلابات آئے تو اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے۔ آمین۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین